بسمہٖ تعالیٰ

محترم جناب ______________________ السلام علیکم

محترم صوبیدار (ر) الیاس صاحب کے توسط سے آپ کی طرف سے شیعہ مسلک پر اُٹھائے گئے کچھ سوالات موصول ہوئے۔ اس بات پر بہت خوشی ہوئی کہ آپ نے ان سوالات کے جوابات قرآن اور مستند احادیث سے مانگے ہیں۔ لہٰذا قرآن و احادیث سے مختصر جوابات حاضر ہیں۔

سوال 1: ایک شخص حضرت علیؑ کی خلافتِ بلا فصل نہیں مانتا، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علیؑ کو بالترتیب خلیفہ مانتا ہے، حضرت عائشہ کو اُمّ المومنین مانتا ہے اور معاویہ کو صحابی مانتا ہے اس کے بارے میں شیعہ حضرات کا عقیدہ کیا ہے؟

جواب: سب سے پہلے تو یہ طے کیا جائے کہ قرآن کے نزدیک کونسی چیزوں کا اقرار ضروری ہے جن کے بعد انسان مسلمان کہلاتا ہے تو ملاحظہ ہو سورہ بقرہ آیت نمبر 285:

..... کل آمن باللّٰہ و لائکتہ و کتبہ و رسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ و قالو سمعنا و اطعنا غفرانک ربنا و الیک المصیر.

بنابرایں جس شخص نے خداوند متعال کی وحدانیت اور پاک رسولؐ سمیت ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی نبوت و رسالت اور قرآن مجید سمیت آسمانی کتابوں اور ملائکہ پر ایمان، نیز قیامت کا اقرار کرلیا اُس پر اسلام کا حکم لگایا جاتا ہے یعنی وہ مسلمان کہلاتا ہے (قرآن کی رُو

سے)

دوسری بات یہ ہے کہ ایک طرف سے مذکورہ خلفاء کی خلافت کا مسئلہ اور دوسری طرف حضرت علیؑ کی ولایت کا مسئلہ۔

جہاں تک خلفاء کی خلافت کا مسئلہ ہے تو پہلی بات تو یہ ہے کہ الحمد سے لے کر والناس تک کسی جگہ بھی ایسا کوئی حکم نہیں کہ اصحاب پیغمبرؐ پر ایمان لانا ضروری ہے اور جو ایمان نہیں لائیگا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس لئے کہ نبی کریمؐ کے دور میں ایسے لوگ بھی تھے جن کے متعلق سورہ منافقون بھی نازل ہوئی۔ ایسے اصحاب بھی تھے جن کی شان اور مدح میں بھی آیات اُتریں اور ایسے بھی جن کو تنبیہ بھی کی گئی۔ (سورہ جمعہ وترکوک قائما) اس کے ساتھ ساتھ قرآن میں کہیں کسی بھی آیت میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان کی خلافت کا اعلان نہیں کیا گیا۔ اگر ان کی خلافت پر کوئی آیت ہوتی تو سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو کر ''اجماع'' کا سہارا نہ لیا جاتا۔ وہ آیات بیان کی جاتی جبکہ اجماع بھی مکمل اجماع نہیں تھا اور نہ ہی کسی چیز کو معیار بنایا گیا تھا۔ (جیسے قرآن نے علم، تقویٰ اور شجاعت کو بطور معیار بیان کیا ہے) اور اس اجماع اور حضرت ابوبکر کے انتخاب پر حضرت علیؑ کا نہج البلاغہ میں خطبہ بھی موجود ہے اور سورہ براءۃ کی آیت میں دو میں سے دوسرا کوئی فضیلت نہیں۔ اس آیت کو مکمل پڑھیں تو بات واضح ہو جائے گی۔ اسی طرح جو آیت حضرت ابراہیم کی امامت میں اُتری تو آپ نے اس عہد کو اپنی ذریت میں رکھنے کی دُعا کی تو ارشاد ہوا ''ظالم میرا یہ

عہد نہیں پا سکیں گے'' اور ظالم سے مراد جو کفر اور شرک کریں گے۔ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کا جانشین پہلے کافرہ چکا ہو پھر مسلمان ہو کر جانشین بن گیا ہو۔

رہی بات حضرت علیؑ کی خلافت و ولایت کی تو نمبر ا: آپ کی خلافت و وصایت کا اعلان سب سے پہلے دعوتِ ذوالعشیرہ میں اُس وقت نبی کریم نے کر دیا تھا جب اپنے خاندان کے لوگوں کو بلا کر اپنی رسالت کی دعوت دی تھی ملاحظہ ہو سورہ شعراء آیت نمبر 214 کی تفسیر

۲: جب سورہ براءۃ دے کے حضرت علیؑ کو مکہ روانہ کیا تھا۔

۳: جب ہجرت کے وقت ''محمدؐ'' بنا کے بستر پر سلا کے گئے۔ ومن الناس من یشری نفس۔۔۔۔۔

۴: جب ''یا علی انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ'' کہا۔

۵: اور سب سے بڑھ کے جب آیت یا ایھا الرسول بلغ ما انزل من ربک۔۔۔۔ والی آیت اُتری تو سوا، ڈیڑھ لاکھ کے اصحاب کے مجمعے میں آپ کی جانشینی کا من کنت مولا فھٰذا علی مولاہ کہا۔ (ملاحظہ ہو سورہ مائدہ آیت 67۔)

اس طرح درج ذیل آیات نہ صرف مولا علیؑ کی خلافت و ولایت کو ثابت کرتی ہیں بلکہ تمام اصحابِ پیغمبرؐ پر افضلیت کو بھی ثابت کرتی ہیں۔ فاذا فرغت فانصب (سورہ انشراح) جب آپؐ (امر تبلیغ سے) فارغ ہو جائیں تو اپنا جانشین مقرر فرما دیں۔

و یقول الذین کفرو لست مرسلا قل کفیٰ باللہ شھیدا بینی و بینکم و من عندہ علم الکتاب (سورہ رعد۔۴۳)

کافر یہ کہتے ہیں کہ آپ رسولؐ نہیں ہیں۔انہیں کہہ دیجئے کہ میری رسالت کی گواہی کیلئے ایک تو اللہ کافی ہے اور ایک وہ جس کے پاس کل کتاب کا علم ہے۔

انما ولیکم اللّٰہ و رسولہ و الذین آمنوا الذین یقیمون الصلاۃ و یوتون الزکاۃ و ھم راکعون. (سورہ مائدہ۔۵۵)

ایک ولی تمہارا اللہ ہے، ایک رسول ہے اور وہ لوگ جو ایمان لانے کے بعد نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔

زادہ بسطۃ فی العلم و الجسم (سورہ بقرہ۔۲۴۷)

جب لوگوں نے کہا حضرت طالوت کیسے خلیفہ ہو سکتے ہیں جبکہ ان کو مالی فراغی عطا نہیں کی گئی تو ارشاد ہوا خدا نے ان کو علم اور شجاعت میں فوقیت عطا کی ہے۔

اسی طرح آیت مباہلہ میں۔۔۔انفسنا و انفسکم (سورہ آل عمران۔۶۱)۔۔۔کے تحت نفسِ رسولؐ کہلائے۔

اور شب ہجرت جب بستر رسولؐ پر محمدؐ بن کے سوئے تو یہ آیت اُتری و من الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللّٰہ۔۔۔(سورہ بقرہ۔۲۰۷) لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو خدا کی رضا کیلئے اپنا نفس بیچ دیتا ہے۔

کسی شخص نے آپ سے پوچھا قرآن میں ایسی کوئی آیت ہے جس کا مصداق آپ کے سوا کوئی دوسرا نہیں؟ تو آپ نے فرمایا! جی ہاں۔

افمن کان علی بینة من ربه و یتلوه شاهد منه۔۔۔ (سورہ ہود۔۱۷) ''کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے بیّنہ لے کے آیا ہو (حق نہیں ہے؟) اور ایک گواہ اس کے پیچھے پیچھے آتا ہو جو اُس کا جزو ہو۔''

رہی بات حضرت عائشہ کی تو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حرم تھیں۔ ہم جو بات کہتے ہیں وہ دوسری ہے وہ یہ کہ نبی کریمؐ کی ۹ بیویاں تھیں۔ مقام احترام میں ہم ہر کسی کو وہی درجہ دیتے ہیں جو خدا، رسولؐ اور قرآن نے دیا ہے۔ ہمارے نزدیک ان میں سے حضرت خدیجہؑ سب سے افضل اس لئے ہیں کہ قرآن نے آپ کے بارے میں فرمایا: **ووجدک عائلا فاغنٰی۔** ''ہم نے آپ کو تنگ دست پایا تو (حضرت خدیجہؑ کے ذریعے) آپؐ کو غنی کردیا۔''

حضرت خدیجہؑ نے سب کچھ اسلام اور نبی کریمؐ پر قربان کردیا تو خدا نے حضرت خدیجہؑ کے عمل کو اپنا عمل قرار دیا نیز آپ جناب فاطمۃ الزہراءؑ جیسی بیٹی کی ماں اور جنت کے سرداروں یعنی امام حسنؑ و امام حسینؑ جیسے نواسوں کی نانی تھیں۔ (ملاحظہ ہو قرآن مجید کی سورہ ضحیٰ آیت ۸) جبکہ حضرت عائشہ کے متعلق یہ آیات اُتریں **فقد صغت قلوبکما۔۔۔** (سورہ تحریم۔۴،۵) اے نبیؐ کے دو بیویو! خدا کی بارگاہ میں توبہ کرو

تمہارے دل ٹیڑھے ہو چکے ہیں اور اگر تم دونوں میرے حبیب کے خلاف ایک دوسرے کی مددگار رہیں تو اللہ، حضرت جبرئیلؑ اور صالح المومنین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مددگار رہوں گے۔ اور اگر میرا حبیبؐ تمہیں طلاق دیدے تو میں اپنے حبیبؐ کو ایسی بیویاں عطا کروں جو تم سے بہت بہتر ہوں، مسلمان ہوں، مومنہ ہوں، فرمانبردار ہوں، توبہ کرنے والی ہوں، عبادت گزار ہوں، روزہ رکھنے والی ہوں، شوہر دیدہ ہوں، کنواریاں ہوں۔''

کیا قرآن کی ان آیات کے بعد بھی کوئی ذی شعور نبی کریم کی حضرت خدیجۃ الکبریٰ، حضرت امّ سلمہؑ اور حضرت ماریہ قبطیہ جیسی بیویوں پر حضرت عائشہ کو ترجیح دیگا اور یہ تو رسالت مآبؐ کی زندگی کی بات تھی۔ اب ذرا آپ کے انتقال کے بعد کی صورتحال ملاحظہ فرمائیں۔ قرآن مجید کی سورہ احزاب کی آیت نمبر 33، ارشاد ہوا۔ اے نبی کی بیویو! تمہیں اپنے گھروں میں ٹھہرنا ہے۔۔۔ جبکہ حضرت عائشہ نے حضرت علیؑ کے مقابل خروج کیا اور جنگ جمل جیسا سانحہ رونما ہوا۔

اور رہا سوال معاویہ کا تو میرا خیال ہے ان کے متعلق ہم سے پوچھنے سے بہتر ہے اپنے علماء سے پوچھیں اور ان کے متعلق جو کتابیں علماءِ اہل سنت نے لکھی ہیں وہ پڑھیں تو بہت واضح ہو جائے گی۔ میں تو اتنا ہی عرض کروں گا کہ ابوسفیان (معاویہ کے والد) فتح مکہ پر (مجبوراً) مسلمان ہوئے۔ کونسی ایسی جنگ ہے جس میں کفار کی سربراہی کرتے ہوئے اس نے رسول کریمؐ اور صحابہ کرامؓ پر چڑھائی نہیں کی اور جنگ نہیں کی؟

اگر اہل سنت خلفاء راشدین سے مراد حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علیؑ لیتے ہیں، ان سب کی خلافت کو برحق سمجھتے ہیں اور جن لوگوں (مسلمانوں) نے حضرت ابوبکر سے بطور خلیفہ جنگ کی اُن کو مرتد یا وجب القتل سمجھتے ہیں تو پھر حضرت علیؑ (جو اہل سنت کے عقیدہ میں چوتھے خلیفہ ہیں) کے خلاف بغاوت کرنے والے اور آپ سے جنگ کرنے والے کو اچھا کس طرح سمجھتے ہیں؟ (میری مراد معاویہ ہے جس نے شام میں حضرت علیؑ کیخلاف بغاوت کی اور پھر جنگ نہروان اور صفین جیسی جنگیں رونما ہوئیں) پھر حضرت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کے قتل کے بعد حضرت امام حسنؑ سے برسرِ پیکار ہوا۔ خود بتایئے رسول کریمؐ کا وہ نواسہ جو جنت کے جوانوں کا سردار ہو، سے جنگ کرنے والے کو صحابی کہا جائے؟؟؟ پھر صلح ہوئی مگر اس نے صلح کا پاس نہ رکھتے ہوئے یزید جیسے شخص کو اپنا جانشین بنایا۔ حضرت امام حسنؑ کو زہر دلوائی، جنازے پر تیر برسوائے اور جنازہ قبرستان سے واپس آیا۔ ان تمام باتوں کے باوجود ا۔ کہ ولایت علیؑ کا اقرار واجب ہے اور علیؑ کے نامہ اعمال پر مہر محبت کے بغیر کوئی پل صراط عبور نہیں کر سکے گا۔

۲۔ کچھ لوگ مولا علیؑ کی خلافت کا حق چھیننے اور جناب سیدہ زہراؑ کو اذیت دینے کے مرتکب ہوئے۔

۳۔ دین محمدیؐ میں تبدیلیاں بھی کیں۔ ایسی چیزیں رائج کیں جو نبی کریمؐ کے زمانے میں نہیں تھیں۔

ہمیں پھر بھی حکم ہے کہ جو خدا کی وحدانیت اور پاک رسولؐ کی رسالت اور روزِ قیامت کا اقرار کرے اور ذریت رسولؐ، آلِ محمدؐ، پنجتن پاک سے کھلے بندوں دشمنی کا اظہار نہ کرے اسے مسلمان سمجھیں، اس کا جنازہ پڑھنا بھی جائز ہے، اُس کے ساتھ نکاح بھی جائز ہے بلکہ اس کے ساتھ نماز بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ اس لئے کہ اسلام کا وسیع تر مفاد اسی میں ہے اور اسلام کے اسی وسیع تر مفاد کیلئے نہ صرف حضرت علیؑ نے تلوار نہیں اُٹھائی بلکہ اس زمانے میں جب بھی اسلام کیلئے ضرورت پڑی خصوصاً اسلام پر اُٹھنے والے سوالات کے موقع پر، جب آپؑ سے بڑھ کر کوئی عالم نہ تھا، آپؑ نے ہمیشہ مدد کی۔